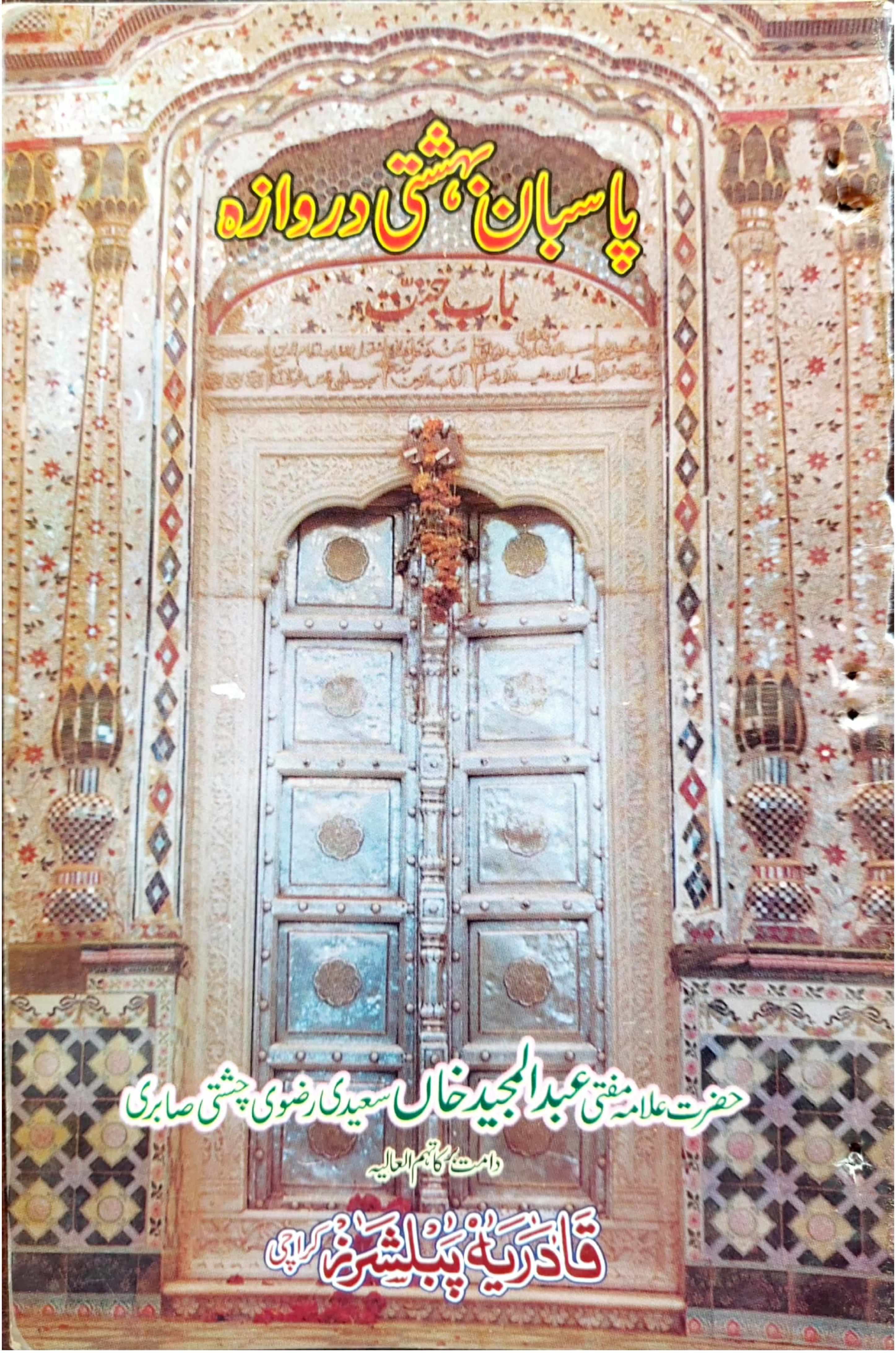
پاسبان بہشتی دروازہ



حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی رضوی چشتی صابری

دامت برکاتہم العالیہ

قادریہ پبلشرز کراچی

یااللہ جل جلالہ　　الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　یارسول اللہ ﷺ

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے "بہشتی دروازہ" کے موضوع پر ایک علمی تحقیقی۔ متین۔ سنجیدہ اور جامع تحریر اور اس پر کئے گئے اعتراضات کے مسکت جوابات

اَلجنّۃ لِبَابِ الجنّۃ

المعروف بہ

پاسبان بہشتی دروازہ

از قلم

شیخ الحدیث والتفسیر مناظر اعظم حضرت

علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

قادریہ پبلشرز کراچی

کتاب : اَلجنّۃ لِبَاب الجنّۃ

المعروف: پاسبانِ بہشتی دروازہ

مصنف : علامہ مفتی عبد المجید خاں سعیدی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ : حافظ محمد شعیب اشرفی (مدرسہ قادریہ نیا آباد کراچی)

معاونین: محمد شعیب قادری. محمد نعیم اختر القادری۔

ہدیہ : ۱۰ (دس روپے)

☆☆☆مراکز ترسیل☆☆☆

☆.......... کاظمی کتب خانہ عقب جامعہ غوث اعظم داتا گنج بخش روڈ رحیم یار خان۔

☆.......... ضیاء الدین پبلی کیشنز نزد شہید مسجد کھارادر کراچی۔

☆.......... مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ، آرام باغ، کراچی۔

☆.......... مکتبہ اہلسنت برائٹ کارنر چاندنی چوک کراچی۔

☆.......... مکتبہ قادریہ برائٹ کارنر چاندنی چوک کراچی۔

ناشر: قادریہ پبلشرز

5/A کاراابھائی کریم جی روڈ، نیا آباد کراچی۔ فون : 7529937

عرض ناشر

الحمد للّٰہ حمد طیباً کثیرا کثیرا والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ شاھد ومبشر ونذیرا وداع الااللّٰہ باذنہ سراجاً منیراً.

امابعد

عن عمر ابن خطاب رضی اللّٰہ عنه قال رسول اللّٰہ ﷺ ان من عباد اللّٰہ انا ساً ما ھم الانبیاء ولا الشھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللّٰہ تعالیٰ فقال رجل منھم ما اعمالھم لو انا تحبھم قال قوم یتحابون بروح اللّٰہ من غیر ارحام بینھم ولا مال یتقاطونھا بینھم واللّٰہ ان وجوھھم انور فانھم لعلیٰ منابر من نور ولا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن .ثم قرأ الاان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - ھم مصابیح الدجیٰ وینابیع الرشد والحجیٰ خصوا الخفی الاختاص واتقوا من التصنع بالاخلاص.

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ختمی مرتبت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شھداء لیکن انبیاء وشھداء بروز قیامت انکی قدر و منزلت کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں گے جو اللہ نے انکو عطا کی ہے حاضرین نے پوچھا انکے اعمال کیا ہیں جنہیں دیکھ کر ہم انہیں پہچان لیں اور ان سے محبت سے پیش آئیں فرمایا یہ وہ لوگ

ہیں جنہوں نے اللہ کی خاطر دوستی کی بغیر کسی رشتہ داری یالین دین کے بخدا انکے چہرے منور ہیں اس لئے کے وہ نور کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں جب لوگ ڈریں گے تو یہ لوگ ماسوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈریں گے اور نہ غمگین ہونگے جب لوگ غمگین ہونگے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی.

ترجمہ: ''آگاہ ہو کہ اولیاء اللہ پر نہ خوف ہوتا ہے نہ غم''

وہ اندھیروں کیلئے چراغ کی مانند ہیں اور رشد وہدایت کا منبع ہیں اور اس چیز کے ساتھ مخصوص ہیں کے اخلاص کے ساتھ تصنع اور ریاکاری سے بچتے ہیں.

حضرت شیخ العالم سلطان الاولیاء بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیاء اللہ کے اُسی گروہ کے ماہ منور ہیں جو علم و تقویٰ زھد ریاضت اور عشق وبکاہ میں اپنے عہد کے یگانہ فرد تھے آپنے اپنے باطنی سے ظلمت کدہ ہندکو منور کیا اور آپکی جلائی ہوئی شمع سے آج بھی ایک عالم روشن ہے اور تاقیامت روشن رہے گا آپ نے ابتدائے جوانی ہی میں دنیا کی ظاہری نعمتوں کو ٹھوکر مار کر فقیری اور درویشی کو اپنالیا جس صدق نیت کے ساتھ آپ نے اس راہ میں قدم رکھا تھا یہ اُسی صدق کا انعام تھا کہ حق تعالےٰ نے آپکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا مرشد کامل ملوادیا جنہوں نے آپکو اسرار ورموز کے ایسے گوھر بے بہا عطا کئے کہ ایک جہاں قیامت تک آپکے سایۂ دولت میں پناہ لے اور نجات اخروی حاصل کرے آپ کا مزار مقدس آج بھی مرجع خلایق ہے پھر جیسا کہ ارشاد ربّی ہے "فاذکرونی اذکرکم" تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا۔ پس یہ اسی آیت مبارکہ کا ثمر ہے کہ آج قریباً آٹھ سو سال ہو چکے ہیں اور ذکر فرید جاری وساری ہے پاک پتن کی فضائیں۔

اللہ محمدؐ چاریار حاجی خواجہ قطب فرید

عزوجل ﷺ رضی اللہ عنہم رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین

سے گونجتی رہتی ہیں اور یہ ذکر تا روز ازل ہوتا رہے گا.

فتویٰ ساز فیکٹریاں لاکھ عقلی تاویلات کا سہارا لیکر لوگوں کو اھل اللہ کے آستانوں سے دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ان اللہ والوں کے دربار پر آنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہے.

عرفی نے کیا خوب کہا ہے:

؎ عرفی تومنیدش زغوغائے رقیباں آواز سگاں کم نہ کنند رزق گدارا

(ترجمہ:- عرفی تو دشمنوں کے شور غوغے کی پرواہ نہ کر کیونکہ کتوں کے بھونکنے سے فقیر کے رزق میں کمی نہیں آتی)۔

فاضل مؤلف شیخ الحدیث والتفسیر محقق العصر استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد المجید خاں سعیدی دامت برکاتہم العالیہ (صدر مدرس و مفتی دار العلوم غوث اعظم شاہی روڈ رحیم یار خان) کی زیر نظر کتاب "الجنۃ لباب الجنۃ المعروف پاسبان بہشتی دروازہ" اسی ذکر کا ایک حصہ ہے جسکا وعدہ حق تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں سے کیا ہے یہ رسالہ جہاں شیخ المشائخ بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک نذرانہ عقیدت ہے وھیں انشاءاللہ یہ اھل حق کی تسکین خاطر کا ذریعہ اور شور و غوغا کرنے والوں کیخلاف حفاظتی پتھر کا کام دیگا اللہ تعالےٰ مفتی صاحب کی اس سعی جمیلہ پر اُنہیں اجر عظیم عطا فرمائے. آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

اراکین

قادریہ پبلشرز

جناب قبلہ علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی صاحب۔

السلام علیکم

عرض یہ ہے کہ ایک مسئلہ درپیش ہے اور آپکو تکلیف دینی ہے مسئلہ بھی اہم ہے ہمارے دوست احباب ٹنڈو آدم سے ہر سال پاکپتن شریف جاتے ہیں بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس پر اس دفعہ ٹنڈو آدم کے دیوبندی، وہابیوں نے کافی بکواس کی ہے بہشتی دروازہ کے بارے میں وہاں کے لوگوں میں کافی پروپیگنڈہ کررہے ہیں اور بہشتی دروازے کا مذاق اڑا رہے ہیں اور کہتے ہیں چور چوری کرے ڈاکو ڈاکہ ڈالے زانی زنا کرے سارا سال گناہ کرو اور جنتی دروازے سے گزر جاؤ جنتی ہو جاؤ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ہے سنی لوگوں نے اُڑائی ہوئی ہے اب ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپ سے ایک پمفلٹ تیار کروائیں تاکہ ان بد مذہبوں کو جواب دیا جائے اب آپ ہم پر مہربانی فرمائیں تاکہ پمفلٹ چھپوا کر جلد سے جلد تقسیم کر سکیں اور نجدیوں کو دندان شکن جواب دیں اور ثابت کر سکیں کہ بہشتی دروازے کی اصل کیا ہے۔

مہربانی فرما کر جلد سے جلد جواب عنایت فرمائیں۔

والسلام

فقط اعجاز حسین الخیری سکھر

الجواب وباللہ التوفیق والشدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونحمد ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم والہ وصحبہ جمعین

بہشتی دروازہ

مزارات اولیاء عموماً سلطان الزاہدین مرشد عالم شیخ الاسلام حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ العزیز کا آستانہ عالیہ اور مزار پر انوار خصوصاً اس سرزمین پر شعائر اللہ میں سے ایک شعار عظیم. مہبط انوار الٰہیہ ومرکز تجلیات ربانیہ اور اسکا وہ دروازہ جو مزار شریف سے متصل جنوبی سمت میں واقع اور "بہشتی دروازہ" کے نام سے معروف ہے، بڑی عظمت کا حامل اور خصوصیت کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاء اربعہ (حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم، حضرت ذو النورین اور حضرت شیر خدا رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی ارواح طیبّہ کی جلوہ گاہ، مخلصین اہل اسلام کیلئے پیام رحمت اور صحت عقیدہ اور خوش عقیدگی کے ساتھ وہاں گزرنا مسلمان کیلئے حسبِ مقام، باعث مغفرت، بخشش کی ضمانت، بلندی درجات کا مژدہ جانفزا اور بشارت عظمٰی ہے.

اسکے صحیح الاصل ہونے کا قرینہ :-

جسکے صحیح اور ثابت الاصل ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ اس باب سعادت مآب کی اس فضیلت کے ظہور کے بعد کے جملہ مشائخ عظام واولیاء

اکرام خصوصاً اکابر مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ (جیسے حضرت شاہ سلیمان تونسوی چشتی نظامی فاتح قادیانیت حضرت پیر سیدّ مہر علی شاہ صاحب چشتی گولڑوی اور ماضی قریب میں شیخ الاسلام خواجہ محمدّ قمرالدین چشتی سیالوی اور ضیغم اسلام غزالئی زماں رازی دوراں حضرت قبلہ علامہ سیدّ کاظمی چشتی صابری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نہ صرف یہ کہ تحریک کی حد تک اسکی فضیلت کے قائل اور حسنِ عقیدت کے ساتھ وہاں سے گزرنے کو مسلمان کیلئے نہایت درجہ خوش بختی تصور فرماتے تھے بلکہ سراپا ادب بن کر اسی جذبہ کے ساتھ اس سے گزرنے کے خود قائل و فاعل بھی تھے۔

اسکی دلیل عمومی :

احادیث صحیحہ کثیرہ کی رو سے جملہ مؤمنین کاملین اور تمام اولیاء کرام کی قبور مطہرہ اور مزارات مقدسہ باغیچہائے جنّت ہیں۔

پس یہ حضرت شیخ الاسلام کے مزار اقدس کے اس دروازہ کو " بہشتی دروازہ" کہنے کی عمومی دلیل شرعی ہوئی۔

اسکی خصوصی دلیل :- اور اسکی خصوصی دلیل حضرت محبوب الٰہی سیدنا خواجہ سیدّ نظام الدین اولیاء کاظمی چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عالم بیداری میں وہ مشاہدہ اور اس مقام پر رسول اللہ ﷺ بمع چار یاران رسول کا دیدار کا واقعہ ہے جو اکابر مشائخ کا مصدقہ اور سلسلہ عالیہ کی متعدد کتب معتبرہ میں موجود و مرقوم ہے۔ چنانچہ حضور اعلیٰ سیدنا پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسکی وضاحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "حضرت سلطان المشائخ نظام

الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ میں نے بچشم سر عالم ظاہر میں حضور سرور کائنات ﷺ کو بجسم اطہر بمعہ چہار یار کبار، ۶، ۷، محرم کی درمیانی رات کو اس دروازہ سے گزر کر مقبرہ کے اندر تشریف لے جاتے دیکھا ہے اور حضور کا یہ ارشاد سنا ہے کہ'' من دخل ھذا الباب فقد امن'' (جو اس دروازے میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا اور مأمون ہوا) مشائخ عظام کا بھی اس پر اتفاق رہا ہے۔''

ملاحظہ ہو (مہر منیر صفحہ 430، 431 سوانح حیات حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، جی ٹی روڈ مغل پورہ لاہور)

نوٹ:- حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد'' بہشتی دروازہ'' کی پیشانی پر بھی لکھا ہوا ہے، جسے صدیوں سے ہر سال ہزاروں علماء اسلام اور ائمہ شان چشم سر سے ملاحظہ فرما کر تصدیق کرتے یا کم از کم اس کی تردید سے سکوت فرماتے چلے آ رہے ہیں جو اسکے صحیح ہونے پر انکے اتفاق کی روشن دلیل ہے.

حضور اعلیٰ گولڑوی کا معمول اور رائے گرامی:

اسی (مہر منیر) میں (صفحہ 430 پر) ہے حضرت تقریباً ہر سال پاک پتن شریف میں حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس پر حاضر ہوتے تھے۔ قصور اور ریاست بہاولپور کے غیر مقلد علماء متواتر کئی سال وہاں پہنچ کر آپ سے سوال کرتے رہے کہ کیا آپ عالم ہو کر اس بات کو درست مانتے ہیں کہ جو شخص بابا صاحب کے روضہ کے'' بہشتی دروازہ'' سے گزر

جائے وہ جنت کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ حضرت جواب میں ہر سال نیا استدلال پیش فرماتے۔

حضور اعلیٰ گولڑوی کا مسئلہ ہذا پر بھچری سے مناظرہ :-

علاوہ ازیں ماہنامہ کنز الایمان لاہور (جلد ۷ شمارہ ۴ مجریہ صفر بمطابق ۱۴۱۸ھ جون ۱۹۹۷ء) میں ہے کہ حضرت موصوف حضور شیخ الاسلام گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات سے شرکت فرما کر واپس آرہے تھے کہ راستے میں کہیں پر مشہور دیوبندی مولوی حسین علی واں۔ بھچروی سے آمنا سامنا ہو گیا مذکور نے حضرت موصوف سے دریافت کیا کہ یا حضرت کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ تو حضرت نے فرمایا حضرت بابا صاحب کے عرس میں شرکت کی سعادت حاصل کر کے آرہا ہوں۔ مذکور نے کہا پھر تو آپ یقیناً بہشتی دروازہ سے بھی گذرے ہونگے؟ تو آپ نے فرمایا کہ 'اور میں وہاں کس لئے گیا تھا؟ اسی لئے تو گیا تھا مذکور نے کہا کمال ہے آپ جیسا عالم دین اور پیر بھی اس بات پر یقین رکھتا ہے فرمایا اس میں یقین نہ کرنے کی کونسی بات ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ہر مومن کی قبر جنت الفردوس کا ٹکڑا ہوتی ہے پس ولی کے مزار پر جانے والا گویا جنت کے دروازہ ہی میں داخل ہوتا ہے اس پر مذکور مبہوت ہو کر رہ گیا (ملخصا)

شیخ الاسلام سیالوی کے ارشادات :-

نیز شیخ الاسلام حضرت قمر الدین سیالوی حضرت محبوب الٰہی کے

حوالہ سے مذکورہ روایت کو بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں 'اسکے راوی محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین ہیں نیز فرمایا اس روایت کی تحقیق کی ہے بالکل درست ہے نیز فرمایا جس طرح حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایات صحیح ہیں اسی طرح حضرت خواجہ محبوب الٰہی کی روایت بھی درست اور صحیح ہے اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے نیز فرمایا کہ بابا صاحب کے دروازہ کو بہشتی دروازہ کہنا اور اس سے گذرنے والے کو بہشتی یقین کرنا برحق ہے نیز فرمایا پیر پٹھان رضی اللہ عنہ (حضرت شاہ سلیمان تونسوی) جیسی مقرب ہستیاں اس دروازہ سے اسی خاطر گزریں۔

بڑے بڑے مشائخ عظام صالحین حضرات کا معمول رہا تو یقیناً فرمان الٰہی (و حسن اولئک رفیقا) کے تحت انعام الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جس کا انکار بدبختی ہے اور اقرار کرنے والا بہشتی ہے ملاحظہ ہو (انوار قمریہ ص ۱۷۲، ۱۷۳ نیز ۱۳۲، ۲۱۲ از مولانا غلام احمد سیالوی مدظلہ' مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف طبع ادارہ تعلیمات اسلاف لاہور پاکستان)

حضور غزالی زماں سے ثبوت:۔

حضور غزالی زماں علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے کئی خطابات میں اسکی تصدیق فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ساری دنیا کو غلط کہہ سکتا ہوں مگر حضرت محبوب الٰہی کے ارشاد کو نہیں ٹھکرا سکتا مزید یہ کہ آپ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمیت و فقاہت اور ثقاہت کے بہت معترف تھے جیسا کہ آپ کے ان تعزیتی کلمات سے عیاں ہے جو آپنے حضرت شیخ الاسلام کی

وفات حسرت آیات کہ موقع پر ارشاد فرمائے تھے (جو مجسم علم ہو نے کے باوجود آپکی تواضع کی بھی بیّن دلیل ہے پس شیخ الاسلام کے وہ ارشاد آپکے بھی ہوئے)

علم و عرفان کے آفتاب و ماہتاب سیدی شیخ الاسلام والمسلمین حضرت محمد قمرالدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعت و طریقت کے جامع تھے معقول و منقول، اصول و فروع پر حاوی خیر آبادی علوم کے عظیم حامل اور امین تھے صالحیّت واتقاء زہد و عبادت میں آپ کو امتیازی مقام حاصل تھا ایک مرتبہ امام ابن شہاب زہری پر بات شروع ہوگئی خبر واحد، خبر مشہور اور خبر متواتر پر طویل گفتگو رہی اس روز حضرت شیخ الاسلام نے اپنی عظمت و شفقت کے جو نقوش فقیر کے دل و دماغ پر مثبت فرمائے وہ کبھی نہ مٹ سکیں گے "ذهب الذين يعاش فی اکنافهم . بقی الذين حياتهم لا تنفع" اھ ملخصاً بلفظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملاحظہ ہو۔ (انوار قمریہ صہ ۴۴ صہ ۴۵ طبع مذکور)

"اللہ جل جلالہ، محمّد صلی اللہ علیہ وسلم، چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حاجی خواجہ قطب فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کے نعرے کی اصلیت"

اس سلسلہ کی بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ مذکورہ کے موقع پر حضرت سیدنا خواجہ محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد کریم کا یہ مقام دیکھ کر وجد میں آ گئے تھے اور آپ پر یہ کیفیت طاری ہوگئی تھی کہ آپ اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر زبان مبارک سے یہ نعرہ بلند فرمانے لگے "اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید" ملاحظہ ہو! (انوار الفرید از سید مسلم نظامی

دہلوی) نیز انوار قمریہ صفحہ 172,132 لہذا حضرت بابا گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر زائرین خصوصاً "بہشتی دروازہ" سے گزرنے کے دوران "اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید" کا جو نعرہ لگاتے ہیں وہ بھی بے اصل نہیں بلکہ حضرت محبوب الٰہی کی اتباع میں اور آپکے ان الفاظ اور آپکی اسوقت کی اس روحانی کیفیت سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے ہے جسے اس حاضری کا تتمہ اور تکمیلی حصہ کہہ دیا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا (والحمد للہ علیٰ ذٰلک)

اس نعرہ کی توجیہ میں حضور اعلیٰ گولڑوی کی رائے:-

اس نعرہ کی وہ ایمان افروز توجیہ جو حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مناظر قسم کے بعض مولوی ٹائپ معترضین کے جواب میں ارشاد فرمائی تھی جو لائق مطالعہ اور قابل دید ہے. چنانچہ آپنے اس اعتراض کے جواب میں کہ "زائرین، فرید، فرید کیوں پکارتے ہیں. اللہ، اللہ کیوں نہیں کہتے؟" ارشاد فرمایا کہ "عرس کے موقع پر زائرین کا پورہ نعرہ یہ ہوتا ہے." اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید" وہ لفظ فرید کو مکرر سہ کرر کہہ دیتے ہیں اور اس چیز کے جواز میں قرآن مجید کی ایک آیت موجود ہے. "فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون" (پارہ 2 سورہ البقرہ آیت 152). اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا. حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آخری دم تک اللہ کا ذکر کیا. اب اللہ اپنی مخلوق کی زبان سے اپنے پیارے بندے فرید کا ذکر کر رہا ہے. آج سات سو سال سے اذکرکم کا

وعدہ پورا ہورہا ہے اور قیامت تک انشاء اللہ یونہی ہوتا رہے گا کہ ہر سال ہزار در ہزار مخلوق یہاں جمع ہوکر فرید، فرید کے نعرے لگاتی رہے گی. اللہ تعالیٰ جسم اور مکان سے پاک ہے اور یہ اس کے ذکر کرنے کی ایک صورت ہے.

(فرمایا) میں تو یہاں (یعنی پاک پتن شریف) میں "فاذکرونی اذکرکم" کا نقشہ دیکھنے آتا ہوں. ایک اور موقع پر اس کے لئے آپ نے اس حدیث پاک سے استدلال فرمایا جس میں ارشاد ہے کہ مجمع ذاکرین پر ملائکہ رحمت کا نزول ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی کسی دنیوی غرض کے لئے بھی اس مجمع میں شامل ہوگیا ہو. اسے بھی ثواب اور مغفرت میں شامل کرلیا جائے کیونکہ "لا یشقی جلیسھم" (ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والے شقی نہیں ہوتے) ملخصاً ملاحظہ ہو (بحالہ بردو رسالہ از مولانا محمد غازی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز مہر منیر صفحہ 431 طبع لاہور)

مذکور فی السوال، اعتراض کا جواب:-

ہمارے اس بیان سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ حضرت شیخ الاسلام فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُر انوار کے زیر بحث دروازہ کو بہشتی دروازہ کہنا نیز اسکا اس فضیلت کا حاصل ہوکر اسم بامسمّٰی ہونا دونوں امر، صحیح اور ثابت الاصل ہیں جو حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت خواجہ سیّد نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے معتبر طریق سے منقول ہیں جس پر جملہ اکابر مشائخ سلسلہ عالیہ کا اتفاق ہے. جس کے ضمن میں سوالنامہ میں مذکور، معترضین کے اعتراضات

کا نہ صرف یہ کہ قلع قمع ہو گیا بلکہ تمام اعتراضات انہی پر الٹ گئے اور وہ کئی وجوہ سے انکے خود جوابدہ قرار پائے کیونکہ

اولاً:- انکا اسے بے اصل اور سنّی لوگوں کی اُڑائی ہوئی بات کہنا بذات خود بے اصل، فضا میں کھڑی کی گئی ریت کی دیوار اور سراسر جھوٹ قرار پایا اور وہ بزبان وقلم خود کئی طرح سے جھوٹے ٹھہرے. ایک تو انکا وہی صحیح الاصل امر کو بے اصل قرار دینا. دوسرے حضرت محبوب الٰہی سمیت جملہ مشائخ عظام کی اس حوالہ سے معاذ اللہ تکذیب کرنا. تیسرے اہل سنّت کے بارے میں جدید فرقہ ہونے کا بے بنیاد دعوٰی کر کے اب انکی قدامت کو مان لینا اور وہ اسطرح سے کہ انہوں نے بہشتی دروازہ اور اسکی فضیلت کو ''سنّی لوگوں کی اُڑائی ہوئی'' کہا ہے جبکہ یہ فضیلت صدیوں پہلے کی ثابت شدہ حقیقت ہے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اہل سنّت و جماعت کی بنیاد امام اہل سنّت اعلیٰحضرت مولانا الشّاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہیں رکھی بلکہ یہ جماعت اور اسکے جملہ عقائد ونظریات پہلے کے ہیں جنکے لئے آپ کی حیثیت محض مدّون اور ترجمان کی ہے بہرحال دیوبندیوں نے زیر بحث مسئلہ کے حوالہ سے اہل سنّت کے متعلق اپنے سابقہ دعوٰی کی خود ہی تغلیط کر کے دونوں طرف سے خود کو جھوٹا بنا کر رکھ دیا ہے (وھوالمقصود)

چوتھے یہ کہ بڑے بڑے علماء دیوبند کا دعوٰی یہ ہے کہ وہ بھی چشتی سلسلہ سے وابستہ ہیں جسکی دلیل یہ ہے کہ دیوبندی مذہب کے معلّم ثانی مولوی رشید احمد گنگوہی، معلّم ثالث اور بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اور امت دیوبندیہ

کے حکیم مولوی اشرفعلی تھانوی وغیرھم (علماء دیوبند) نے سنی پیر حضرت حاجی امداد حسین صاحب المعروف امداد اللہ مہاجر مکی کو اپنا مرشد طریقت بنا کر ان کے ہاتھ پر باقاعدہ بیعت کی تھی حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو (تقدیم کلیات امدادیہ صفحہ ۲ از رضی عثمانی دیوبندی طبع کراچی) جبکہ حاجی صاحب موصوف کا خصوصی سلسلہ، چشتیہ، صابریہ ہے اور چشتیہ نظامیہ میں بھی مجاز ہیں ملاحظہ ہو کلیات امدادیہ صفحہ 101,100,98,74,73 طبع کراچی)

نیز مولوی تھانوی نے چشتی پیروں کے تحفظ میں ایک مستقل کتاب بھی لکھی جسکا پورا نام ہے "السنة الجلية فى الچشتية العلية" جسمیں خصوصیت کے ساتھ حضرت شیخ الاسلام فریدالدین گنج شکر اور آپکے خلیفہ اجل حضرت خواجہ محبوب الٰہی (بہشتی دروازہ کے مروی عنہ) رحمہما اللہ تعالیٰ پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں پس اس حوالے سے وہ چشتی ہونے کے مدعی قرار پائے. پس اگر انکا یہ دعویٰ سچا ہے تو بہشتی دروازہ کا مسئلہ صحیح قرار پایا اور اصولی طور پر اس کا قائل ہونا ان پر لازم ہوا اور جو اعتراض دیوبندیوں نے اس پر کئے ہیں خود دیوبندی انکے جوابدہ ٹھہرے اور یہ اعتراضات چشتی سلسلہ سے وابستگی کے دعویٰ کے پیش نظر جھوٹے قرار پائے. اور اگر ان کے اعتراضات کو درست مانا جائے تو ان کا نسبت چشتیہ کا دعوٰی جھوٹ قرار پا جاتا ہے اور علماء دیوبند اپنی پوری برادری سمیت جھوٹے قرار پاتے ہیں. پس "صاحب البیت ادریٰ بمافیہ" کی رو سے وہ خود ہی بہتر طور پر وضاحت کر سکتے ہیں کہ چشتی سلسلہ سے ان کی وابستگی کا دعویٰ درست ہے یا چشتی معمول پر ان

کے یہ اعتراضات درست ہیں بہر صورت ان میں سے ایک میں انکا جھوٹا ہونا لازم امر ہے کہ یہ انکے عقیدہ امکان کذب باری کی توسّط سے اس مذہب کا خاصہ اور انہی کا حصہ ہے۔

(از خاصۃ الشیئ ماتوجد فیہ ولا توجد فی غیرہ)

دیوبندیوں کے ایک مسلّم عالم سے بہشتی دروازہ اور اسکی فضیلت کا ثبوت

علاوہ ازیں شیخ الجامعہ علامہ غلام محمدّ صاحب گھوٹوی (جو دیوبندیوں کے اساتذہ اور مسلّم علماء میں سے ہیں) انہوں نے بھی بہشتی دروازہ اور اسکی معروف فضیلت کو نہایت درجہ غیر مبہم اور واضح الفاظ میں ثابت الاصل صحیح اور درست قرار دیا تھا جو ان پر ایک اور حجت ہے چنانچہ انہوں نے بہشتی دروازہ کی بابت مولوی ضیاء الدین احمد پرنسپل ڈگری کالج بہاولپور کے سوال کے جواب میں مفصل گفتگو کی تھی جسکا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ ہر مسلمان کو جنت کا ملنا خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رحمت پر موقوف ہے عمل قطعاً اسکی بنیاد نہیں جیسا کہ احادیث صحیحہ میں ہے پس بہشتی دروازہ بھی مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کا مظہر ہے اس لئیے اسمیں کوئی تعجب والی بات نہیں. رہا اس کا ثبوت؟ تو محدثین کے طریق کے مطابق روایت کے صحیح اور ثابت ہونے کے لئیے ضروری ہے کہ ایک تو اسکے راوی ثقہ ہوں. دوسرے سند متصل ہو جبکہ یہ دونوں شرطیں یہاں پر علی الوجہ الاتم موجود ہیں اسلئیے اسکے صحیح و ثابت ہونے میں کوئی شبہ نہیں چنانچہ میں نے قطب گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے سنا انھوں نے اپنے شیخ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی سے سنا انہوں نے اپنے شیخ حضرت خواجہ شاہ

سلیمان تونسوی سے سنا انھوں نے اپنے شیخ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی سے سنا انھوں نے اپنے شیخ حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی سے سنا انھوں نے اپنے شیخ سے سنا یہاں تک کہ یہ سلسلہ حضرت شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ تک پہونچا اور آپنے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اے نظام جو مسلمان اس دروازے سے گزرے گا وہ بہشتی ہے. ان راویوں میں کوئی ایسا راوی نہیں جو غیر معتبر اور غیر ثقہ ہو اسلئیے اصول روایت کی رو سے یہ روایت بالکل صحیح اور اسمیں شک کرنا ضلالت اور گمراہی ہے۔

ملاحظہ ہو (مقام گنج شکر صفحہ 206 تا 210 از کپتان واحد بخش سیال طبع لاہور)

غلط تاثر دینے کا مزید رد :-

رہا معترضین کا بہشتی دروازے کا مذاق اڑاتے ہوئے یہ کہنا کہ "چور چوری کرے ڈاکو ڈاکہ ڈالے زانی زنا کرے سارا سال گناہ کرو اور جنتی دروازے سے گزر جاؤ جنتی ہو جاؤ" (جیسا کہ سوالنامہ میں مذکور ہے)؟

توجب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جس بزرگ سے یہ منقول ہوا انہیں علماء دیوبند بھی اپنا مرشد ماننے اور انکے سلسلہ سے منسلک ہونے کے مدعی ہیں تو سوال خود ان دیوبندیوں پر الٹ گیا اور وہ خود ہی اسکے جوبدہ قرار پائے پھر اس پر بس نہیں ہو گی بلکہ اعتراض کی روشنی میں اب بھی یہ کہنا پڑے گا کہ ماشاء اللہ معترضین کے بزرگان انکے بقول ایسے سلسلہ سے وابستہ ہیں جسمیں چوری، ڈاکہ، زنا بلکہ ہر گناہ کی کھلی چھٹی ہے نہ صرف یہ بلکہ اسکے باوجود جنت بھی مفت میں ہاتھ آجاتی ہے.

علاوہ ازیں اس سے قطع نظر معترضین بتائیں کہ بہشتی دروازہ سے گزرنے کا یہ تقاضا ہوتا کہ "سارا سال گناہ کرو اور جنتی دروازہ سے گزر جاؤ جنتی ہو جاؤ" ہمارے مسلک کے ذمہ دار علماء مشائخ میں سے کس نے اپنی کس کتاب میں لکھا ہے، ذرّہ بھر بھی صداقت اور جرأت ہے تو اسکا مطلوبہ ثبوت مہیا کریں ورنہ یہ جھوٹ بولنے سے باز آجائیں۔ توفیق نہ ملے تو جائیں ادھر جہاں جانے کے آثار لگتے ہیں۔

پھر اگر یہ اعتراض درست ہے تو" بہشتی دروازہ "ہی کی کیا تخصیص ہے، یہ اعتراض ان تمام آیات واحایث پر بھی وارد ہوگا جن میں اللہ تعالیٰ نے گنہگاروں کے جملہ گناہوں کے بخشنے کا وعدہ فرمایا ہے مثلاً یہ ارشاد کہ

"قل یعبادی الذین اسرفو اعلیٰ انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم"

ترجمہ "محبوب آپ فرمائیں کہ اے میرے وہ بندو جنھوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقینی بات ہے کہ اللہ سارے اور کل کے کل گناہ معاف فرمادے گا بلاشبہ وہ غفور الرحیم ہے۔"

نیز عقیدہ شفاعت پر بھی یہ اعتراض وارد ہوگا کہ جب سرکار ﷺ چھڑوالیں گے تو پھر کسی نیکی کے کرنے کی یا کسی گناہ سے بچنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جبکہ عقیدہ شفاعت اصولی طور پر فریقین کے نزدیک قطعاً درست مسلّم اور ناقابل تردید حقیقت ہے۔

نیز یہ سوال ان اعمال صالحہ پر بھی وارد ہوگا جن کے کرنے سے جملہ گناہوں کے

معاف ہو جانے کے وعدے فرمائے گئے ہیں اور وہ احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہیں. مثلاً قیام وصیام رمضان کے حوالہ سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور اسکی راتوں میں قیام کرنے والے اور شب قدر میں عبادت کرنے والے مسلمان کے بارے میں وارد ہے "غفرله ماتقدم من ذنبه "اسکی برکت سے اسکے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں. ملاحظہ ہو

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 173)

حج کی فضیلت کے بارے میں ہے "رجع کیومِ ولدته امّه "حج کرنے والا مسلمان گناہوں سے ایسے پاک ہو کر لوٹا گویا اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا. ملاحظہ ہو(صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 221)سبحان الله وبحمده کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جو مسلمان ان کلمات کو سو بار پڑھے "حطت خطا یاہ وان کانت مثل زبد البحر" اسکی تمام غلطیاں معاف کردی جاتی ہیں اگرچہ کثرت میں وہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں. ملاحظہ ہو۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 200)

نیز کلمہ طیبہ کے متعلق مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

."ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذٰلك الا دخل الجنة"

الحدیث جو بندہ کلمہ طیبہ پڑھ لے پھر اسی پر مرجائے تو وہ جنت ہی میں جائے گا

. ملاحظہ ہو(صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 14)

امور بالا کے منقولہ بالا جملہ فضائل علماء دیوبند کو بھی تسلیم ہیں چناچہ

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ "اوراد رحمانی واذکار سبحانی" میں لکھاہے. "جو شخص اس کلمہ کو یعنی "سبحان اللہ وبحمدہ" کو ہر روز سو بار کہے معاف کئے جاتے ہیں اسکے گناہ اگرچہ سمندر کے برابر ہوں"

ملاخطہ ہو (صفحہ 22 طبع کتب اعزازیہ دیوبند)

اسی طرح بعض دیگر اذکار کے بارے میں بھی مذکور رسالہ میں جگہ جگہ مذکور ہے پس اگر کوئی بد باطن ان اعمال صالحہ کے حوالے سے وہی مغالطہ دے جو معترضین نے "بہشتی دروازہ" کے بارے میں دیا ہے تو معترضین بتائیں اسکا جواب کیا ہوگا؟ فما ھوا جوابھم ھناك فھو جوابنا ھٰھنا.

آخری کیل :- تابوت معترضین میں آخری کیل کے طور پر عرض ہے کہ شیخ الاسلام گنج شکر کے صحیح اور ثابت الاصل "بہشتی دروازہ" سے چڑ کھانے اور اسکی فضیلت سے جل کر چیں بہ چیں ہونے اور اسکا مذاق اُڑانے والے معترضین اپنے بڑوں کے مغفرت ونجات کے درج ذیل بناوٹی نظریات کے حوالے سے پیدا ہونے والے ان اعتراضات کے تسلی بخش جوابات مہیا کریں جو بعینہ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں جنہیں انہوں نے "بہشتی دروازہ" پر عائد کرنے کی مذموم کوشش کی ہے مثلاً

(۱) دیوبندیوں کے معتبر اور ذمہ دار قسم کے عالم مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے مولوی اشرفعلی تھانوی کے بارے میں اظہار عقیدت کرتے ہوئے لکھاہے کہ

"واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے"

ملاخطہ ہو (تذکرہ الرشید جلد اول صفحہ 113 طبع کراچی)

(۲) نیز دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی صاحب نے اپنے بزرگ مولوی رشید گنگوہی کو لکھا ہے "مواعظ پر حضور نے اپنی خوشنودی کا مژدہ ارشاد فرمایا. میں سچ عرض کرتا ہوں کہ حضور کی رضا کو دلیل قبول و وسیلہ نجات سمجھتا ہوں. خدا کرے صدور خطا پر بھی حضور ہم خدام سے کبھی ناخوش نہ ہوں"۔

ملاحظہ ہو (تذکرہ الرشید جلد 1 صفحہ 127 طبع مذکور).

(۳) دیوبندی مذہب کے معلم اول مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے پیر و مرشد سید احمد رائے بریلوی کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں پکڑ کر فرمایا جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا اگرچہ وہ لکھوکھا ہی کیوں نہ ہو ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے "اھ ملخصاً. ملاحظہ ہو (صراط مستقیم صفحہ 316,315 مترجم اردو طبع اسلامی اکادمی. 40 اُردو بازار لاہور) پس اولاً معترضین حسب پروپیگنڈہ خود اپنے بڑوں کے ان نظریات کو قرآن و سنت سے ثابت کریں.

ثانیاً! کیا ان عبارات کا انکے طرز پر یہ مفہوم ہیں کہ "بابا فرید سائیں" کے " بہشتی دروازہ" سے گزرنے کیلئے تو لائن میں لگنے، دھکے بلکہ انتظامیہ کے ڈنڈے کھانے کی تکلیفیں بھی اٹھانی پڑتی ہیں. یہاں ان صعوبتوں کے مول لینے کے کچھ حاجت نہیں بے شک ساری زندگی چوری، ڈاکہ، زنا، بلکہ ہر گناہ کا ارتکاب کرو. چوربازاری رشوت و سود خوری میں کوئی کسر نہ چھوڑو ہر حرام کاری کرو جو مرضی آئے بکتے رہو. پس صرف اتنا کرلو کہ اپنے مولوی کے پاؤں دھو کر پی لو یا اسے چائے کی پیالی پلا کر خوش کردو یا صرف اسکے ہاتھ میں ہاتھ دے دو

سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی بیڑے پار ہو جائیں گے اور جنتی ہونے کا پروانہ بھی مل جائے گا۔ بولو ان کا یہ مطلب نکلتا ہے یا نہیں ؟ جبکہ بہشتی دروازہ سے گزرنے کا نہ وہ مطلب بنتا ہے نہ ہمارے ذمہ دار قسم کے علماء و مشائخ میں سے کسی نے یہ لکھا ہے بلکہ یہ خالص تمہاری اپنی تراش و خراش اور گندے ذھن کا نتیجہ ہے۔ گویا یہ سب کچھ تم نے کیا ہی اپنے ان بناوٹی نظریات کے حوالہ سے اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ہے، تبلیغی چلّہ کے حوالے سے ابھی گفتگو باقی ہے سچ یہ ہے کہ "ہم الزام ان پر رکھتے تھے قصور اپنا نکل آیا" ثم اقول ایضاً ہے

اتنا نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

(فقط)

والحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی
سیّد المرسلین سیّدنا محمّد واٰلہ وصحبہ اجمعین

کتبہ الفقیر عبدالمجید خاں سعیدی رضوی صدر مدرس و مفتی مہتمم
جامعہ نبویہ و جامعہ غوث اعظم و خطیب
جامع مسجد نوری شاہی روڈ رحیم یار خاں
(شب 23 صفر المظفر 1421ھ بمطابق 17 مئی 2001ء
شب جمعۃ المبارک بوقت 10 بجے تقریباً۔
الحمد للہ ہٰذا رسالہ تین نشستوں میں مکمل ہوا۔)